مِعراج کے واقعات

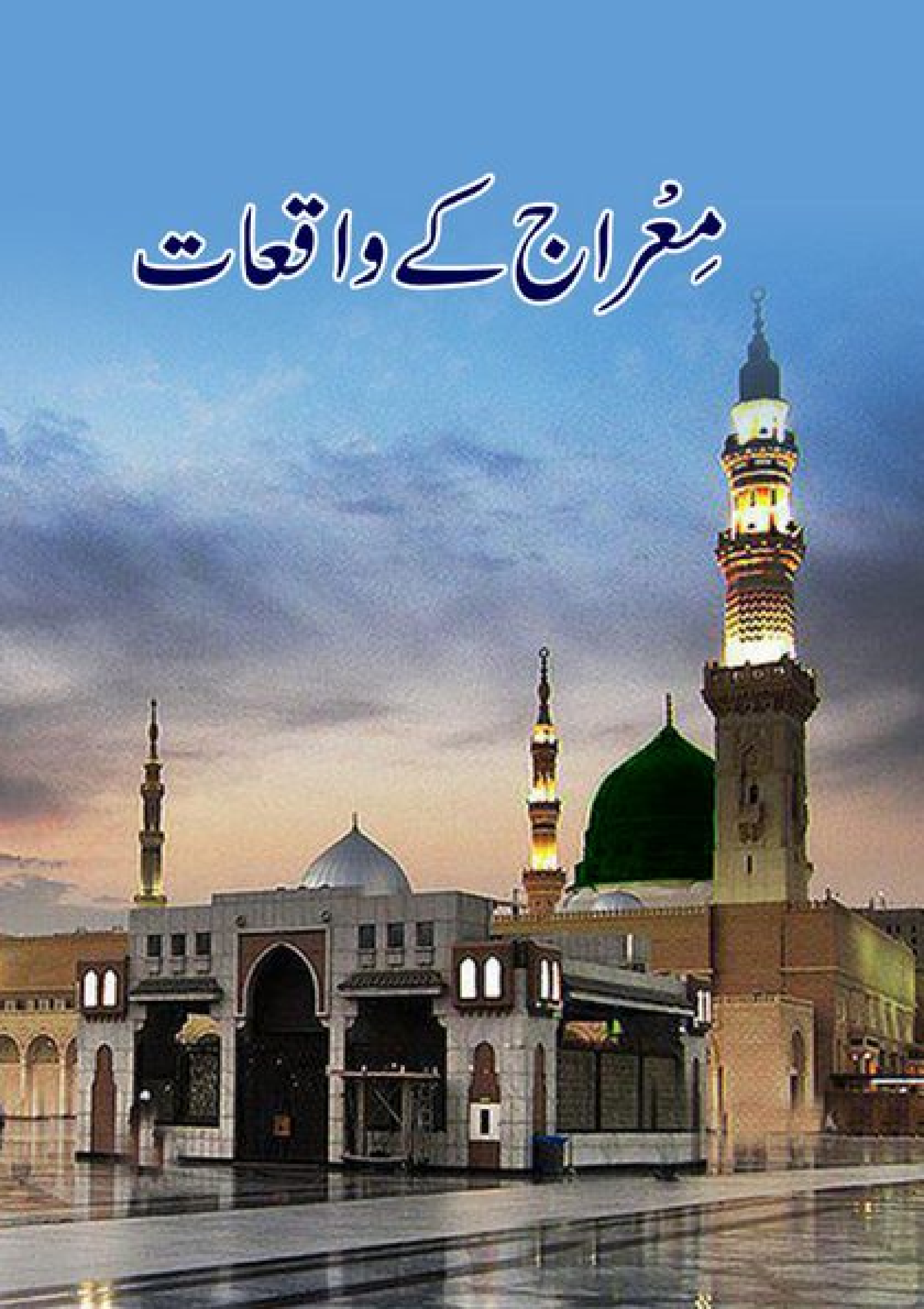

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اجازت نہیں، **اَلبتّہ** اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔ یاد رہے! اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: **"یَا اَیُّھَا النَّاسُ! اِنَّ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَمَوَاطِنِھَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا"** اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حِساب کِتاب سے جلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فردوس الاخبار، ج ۲/۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچھّی

اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۱۸۵/۶،حدیث:۵۹۴۲)

دومَدَنی پھول:(۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عظیم رات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج 1439 سنِ ہجری کے رجب المرجب کی 27ویں شب ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر کہ جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر عظیم الشان فضائل وبرکات والی مقدّس رات نصیب فرمائی، یہ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں خالقِ کائنات نے ہمارے آقا، محمدِ مصطفٰی، حبیبِ کبریا، شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایک عظیم مُعجزہ عطا فرمایا، اس نورانی رات میں کیا کیا واقعات رُونما ہوئے، کیا کیا انوار و تجلیات کی بارشیں ہوئیں، آج کے بیان میں مختصراً سُننے کی سعادت حاصل کریں گے، نہایت ہی توجہ اور دِلجمعی کے ساتھ سُنیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معراج کے دُولہا صَلَّی

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت دِل میں مزید اُجاگر ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا کا عَظِیْم معجزہ

بِعْثَتِ نبوی کے بارہویں (12) سال جبکہ پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عُمرِ مُبارک اِکاوَن (51) سال ہو چکی تھی، اللہ پاک نے اپنے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مِعْراج کا عَظِیْم مُعْجِزہ عطا فرمایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رات کے ایک حِصّہ میں نہ صِرف مسجدِ حرام سے مسجدِ اَقْصٰی کی بلکہ ساتوں آسمانوں کی بھی سَیر کرائی، عِلاوہ ازیں اللہ پاک نے حَبِیْبِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے انوار و تجلیات کے مُشاہدات کرائے اور اپنے دِیدار و ہم کلامی سے بھی سرفراز فرمایا۔

مِعْراج شریف کا یہ واقعہ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی 27 تاریخ کو پیش آیا۔ جیسا کہ

ولیِ کامِل حضرت عَلّامہ مَولانا مَخْدُوم محمد ہاشِم ٹھٹھوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: صحیح قَول کے مُطابِق حُضُور سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بِعْثَت کے بارہویں سال یعنی ہجرت سے ایک برس قبل، ہفتہ یا پیر کی رات، مشہور رِوایت کے مُطابق سَتّائیس (27) رَجَبُ الْمُرَجَّب کو راتوں رات اللہ پاک نے سَیر (مِعْراج) کرائی۔ (1)

شقِ صدر

شَبِ مِعْراج حضرت سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے نبیِ پاک، صاحِبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سینۂ پُر سَکِیْنہ کو شَق فرمایا۔ آپ کے قَلْبِ اَطْہر (پاکیزہ دل) کو باہر نکالا اور زمزم شریف سے بھرے

---

1 ۔۔۔ سیرۃ سید الانبیاء، ص۱۲۷

ہوئے سونے کے ایک تھال میں رکھ کر دھویا۔ پھر (آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شایانِ شان مزید) حِکْمت، ایمان اور نُورِ نُبُوّت اُس میں بھرا اور سینۂ مُبارک میں اُسے رکھ کر سُوئی سے سی دِیا۔ عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم، رؤف رَّحِیْم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمرِ مُبارک میں چار مرتبہ شَقِّ صَدر ہوا اور مِعْراج شریف کی رات کو پیش آنے والا اُن میں سے چوتھا تھا۔

پہلی مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادَتِ باسَعادَت کے وقت، دوسری بار جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمرِ مُبارک دس برس تھی اور تیسری دفعہ غارِ حراء میں قرآنِ مجید کی پہلی وحی کے موقع پر۔ (سیرۃ سید الانبیاء، ص ۱۲۷ مختصراً)

مِعْراج کے دُولہا کی سُواری

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بِن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ پیارے آقا، شَبِ اَسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے پاس بُراق (جس کا نام جارُود تھا) لایا گیا، جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا، اِنْتہائی سفید رنگ کا لمبے قد والا چوپایہ (چار ٹانگوں والا جانور) تھا، اُس کا قدم نظر کی اِنْتہاء پر پڑتا تھا، میں اُس پر سُوار ہو کر بَیْتُ الْمُقَدَّس تک پہنچا اور جس جگہ اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی سُواریوں کو باندھتے تھے، وہاں میں نے اُس کو باندھ دِیا، پھر میں مسجدِ (اَقْصٰی) میں داخِل ہوا اور اُس میں دو رکعت نماز ادا کی۔[2]

اَنْبِیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت

اِس نماز میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، تمام اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِمام تھے۔[3]

---

2 ...مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللہ...الخ، ص ۹۷، حدیث ۲۵۹

3 ...سیرۃ سید الانبیاء، ص ۱۲۸

(کیونکہ) پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عالی کے اِظہار کے لئے بَیْتُ الْمُقَدَّس میں تمام اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جمع کِیا گیا تھا[4] جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہاں تشریف لائے تو اُن سب حضرات نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ کر خُوش آمدید (Welcome) کہا اور نماز کے وقت سب نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِمامت کے لئے آگے کِیا، پھر حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے دستِ مُبارَک پکڑ کر آگے بڑھا دِیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی۔[5]

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ بُوصیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

وَقَدَّمَتْكَ جَمِیْعُ الْاَنْبِیَاءِ بِهَا

وَالرُّسُلِ تَقْدِیْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰی خَدَمٍ[6]

یعنی بَیْتُ الْمُقَدَّس میں تمام اَنبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آگے کِیا، جیسے مَخْدُوم اپنے خادِموں کے آگے ہوتا ہے۔

سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! کیا خُوب نماز ہے کہ تمام اَنبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مقتدی، ہمارے پیارے آقا، اِمامُ الْاَنْبِیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِمام اور پہلا قبلہ جائے نماز ہے، یقیناً کائنات میں ایسی نماز پہلے کبھی نہیں ہوئی، فلک نے ایسا نظّارہ کبھی نہیں دیکھا۔ بہر حال آج شَبِ اَسرٰی کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوّل اور آخر ہونے کا عُقْدَہ (گرہ، یعنی مشکل مسئلہ حل ہونا) بھی کُھل گیا، اِس کے راز

4...سنن النسائی، کتاب الصلاۃ، باب فرض الصلاۃ...الخ، ص ۸۱، الحدیث: ۴۴۸.

5...المعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، من اسمه علی، ۳/۶۵، الحدیث: ۳۸۷۹.
والسیرۃ الحلبیۃ، باب ذکر الاسراء والمعراج...الخ، ۱/۵۲۵.

6...قصیدۃ البردۃ مع شرحھا عصیدۃ الشھدۃ، الفصل العاشر فی معراج...الخ، ص ۲۴۰.

سے بھی پردہ اُٹھ گیا اور معنی روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئے، کیونکہ آج آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جو کہ سب سے آخری رسول ہیں، پہلے کے اَنبیاء اور رسولوں کی اِمامت فرما رہے ہیں۔ اِسی راز کو بَیان کرتے ہوئے اَعْلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنَّت، مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

نمازِ اَقْصٰی میں تھا یہی سِرّ، عِیاں ہوں معنئ اوّل آخِر
کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضِر، جو سلطنت آگے کر گئے تھے (7)

شعر کی وضاحت: شبِ معراج، مسجدِ اقصٰی میں سیدِ انبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سارے نبیوں کی امامت فرمائی اور اُن کو نماز پڑھائی، اس میں راز یہ تھا کہ اوّل آخر (یعنی پہلے اور آخری) کا فرق واضح ہو جائے، یہ واضح ہو جائے کہ سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کسی نبی سے شان و عظمت میں کم نہیں بلکہ شان و عظمت میں سب سے بڑھ کر ہیں، اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ سارے نبی جو پہلے اپنی نبوتوں کا اعلان کر چکے، وہ سارے کے سارے ہاتھ باندھ کر مکے مدینے کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے کھڑے ہیں۔

نماز کے بعد جب مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہاں موجود اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے مُلاقات فرمائی تو (باری باری) سب نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعریف و ثناء بیان کی۔ چُنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا اِبْرَاہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: تمام خُوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے مجھے خَلِیْل کیا اور مجھے مُلکِ عَظِیْم عِنایت فرمایا نیز اپنا فرماں بردار اور لوگوں کا اِمام بنایا کہ میری اِقْتِدَاء کی جائے اور مجھے آگ سے بچایا اور اُسے میرے لئے ٹھنڈا اور سَلامَتی والا کر دِیا۔

7... حدائِقِ بخشش، حصّہ اوّل، ص ۲۳۲.

اِس کے بعد حضرت مُوسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کھڑے ہوئے اور اپنے رَبّ کریم کی تعریف فرمائی: تمام خُوبیاں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے مجھے اپنا کلیم (کلام یعنی بات کرنے والا) بنایا اور میرے ہاتھوں فرعون کو ہلاک کِیا اور بنی اِسرائیل کو نَجات دی اور میری اُمَّت (کے ایک گروہ) کو ایسی قوم بنایا کہ وہ حق کی راہ بتاتے ہیں اور حق کے ساتھ اِنصاف کرتے ہیں۔

پھر حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ پاک کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا: تمام خُوبیاں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے مجھے بہت بڑی بادشاہت دی اور مجھے زبُور شریف کا عِلْم دِیا اور میرے ہاتھ میں لوہا نرم کِیا اور میرے لئے پہاڑوں اور پرندوں کو مُسَخَّر (تابعِ فرمان) کِیا جو (میرے ساتھ) اللہ پاک کی پاکی بیان کرتے ہیں اور مجھے حِکْمت اور قَوْلِ فَیصَل (فیصلہ کرنے کا عِلْم) عطا فرمایا۔

پھر حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ پاک کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا: تمام خُوبیاں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے میرے لئے ہواؤں کو مُسَخَّر (تابع) کِیا اور جِنّات کو میرا تابع بنادِیا، جو میری مرضی کے مُطابق اُونچے اُونچے مَحلّات اور تَصوِیریں اور بڑے حوضوں کے برابر لگن (طشت) اور لنگر دار دیگیں بناتے ہیں۔ اِسی طرح مجھے پرندوں کی بولی سکھائی اور اپنے فَضْل سے مجھے ہر چیز عطا کی اور اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت بَخْشی اور مجھے ایسی سلطنت دی جو میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو اور میری بادشاہت کو ایسا کر دِیا کہ اس کا کوئی حِساب نہیں۔

یاد رہے کہ حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی شریعت میں تصویر حرام نہ تھی۔[8]

اس کے بعد حضرتِ عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ پاک کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا: تمام خُوبیاں اللہ پاک کے لئے ہیں، جس نے مجھے اپنا کلمہ قرار دِیا اور اِس بات میں مجھے بھی آدم

8...خزائن العرفان، پ ۲۲، سبا، تحت الآیۃ: ۱۳

عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح کِیا کہ اُنہیں مِٹّی سے بنایا اور فرمایا "کُنْ "(ہو جا) تو وہ ہو گئے اور مجھے کتاب و حِکْمت اور تَورَیت و اِنْجِیْل عطا فرمائی اور مجھے یہ کمال بخشا کہ میں مِٹّی سے پَرِنْد کی سی مُورَت (صُورت) بناتا ہوں، پھر اس میں پھُونک مارتا ہوں تو وہ اللہ پاک کے حکم سے فوراً پَرِنْد (اُڑنے والا جانور) ہو جاتی ہے اور یہ کمال بھی دِیا کہ میں شِفا دیتا ہوں مادَرزاد (پیدائشی) اندھے اور سَپَید داغ (بَرص) والے کو اور مُردے جِلاتا (زندہ کرتا) ہوں، اللہ پاک کے حکم سے اور مجھے (بغیر موت کے آسمان پر) اُٹھا لیا اور مجھے پاک کِیا (کافروں سے) اور مجھے اور میری ماں کو شیطان مردود کے شر سے پناہ عطا فرمائی، لہٰذا ہمارے خلاف شیطان کے لئے کوئی راستہ نہیں۔

جب سب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ پاک کی حَمْد و ثَناء اور اُس کی وہ نعمتیں بَیان کر چکے جو اُنہیں عطا ہوئی تھیں، تو نبیِ آخرُالزّماں، شہنشاہِ کَون و مَکاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھڑے ہوئے اور اللہ پاک کی حَمْد و ثَناء بَیان کرتے ہوئے اِرْشاد فرمایا: تمام خُوبیاں اللہ پاک کے لئے ہیں، جس نے مجھے سارے جہان کے لئے رَحمت بنا کر بھیجا اور مجھے خُوشخبری سُنانے والا اور ڈر سُنانے والا بنا کر بھیجا اور مجھ پر قرآن نازل کِیا، جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور میری اُمَّت کو تمام اُمّتوں سے اَفْضل بنایا، میری اُمَّت ہی سب سے آخری اُمَّت ہے اور (جنَّت میں داخِل ہونے والی اُمّتوں میں) یہی سب سے پہلی اُمَّت ہو گی اور اللہ پاک نے (ہِدایت و مَعْرِفت اور عِلْم و حِکْمت کے لئے) میرا سینہ کُشادہ کِیا اور (اُمَّت کے حق میں میری شفاعت قبُول کرکے) میرا بوجھ اُتار دِیا اور میرے لئے میرا ذِکْر بُلند کر دِیا اور مجھے آخری نبی بنا کر بھیجا۔

نبیِ کریم، رؤوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گُفتگو مکمل ہونے کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے کھڑے ہو کر اِرْشاد فرمایا کہ یہی وہ عَظِیْمُ الشَّان اَوْصاف و کمالات ہیں، جن کی وجہ سے سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مرتبہ ہم سب سے اَفْضَل و اَعْلٰی ہے۔(خصائص

الکبری، ۱/۲۸۵ ملخصاً ومفہوما)

سب سے اَولیٰ و اَعلیٰ ہمارا نبی   سب سے بالا و والا ہمارا نبی
بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہُوا   نُورِ اَوّل کا جلوہ ہمارا نبی
خَلْق سے اَولیا اَولیا سے رُسُل   اور رَسُولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں انبیا تاجدار   تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے مُلاقات کے بعد جب حُضُورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بَیْتُ الْمُقَدَّس سے آگے آسمانوں کی طرف روانہ ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں شراب اور دُودھ کا برتن پیش کیا گیا۔ چُنانچہ،

دوجہاں کے آقا، شَبِ اَسْریٰ کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جبْرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام میرے پاس ایک برتن میں شراب اور ایک برتن میں دُودھ لے کر آئے، میں نے دُودھ لے لیا۔ [9] اس پر حضرت جِبْرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَاكَ لِلْفِطْرَۃِ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ یعنی تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے جس نے فِطْرت کی جانب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رَہنُمائی فرمائی، اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شراب کا پیالہ قبُول فرماتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت گمراہ ہوجاتی۔ [10]

نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحِیْم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ پھر مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا۔

9... مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللّٰہ... الخ، ص۹۷، حدیث ۲۵۹

10... صحیح البخاری، ص ۱۱۸۱، الحدیث: ۴۷۰۹

جِبْرائیلِ اَمِیْن عَلَیْہِ السَّلَام نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ پُوچھا گیا کہ آپ کون ہیں؟ اُنہوں نے کہا میں جِبْرائیل ہوں، پُوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ اُنہوں نے کہا: یہ حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، پُوچھا گیا: کیا اِنہیں بُلایا گیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: ہاں اِنہیں بُلایا گیا ہے۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا پھر ہمارے لئے دروازہ کھول دِیا گیا، وہاں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے میری مُلاقات ہوئی، اُنہوں نے مجھے مَرْحَبا کہا اور دُعا دی۔ (مسلم ،کتاب الایمان ، باب الاسراء برسول اللّٰہ ...الخ، ص۹۷، حدیث۲۵۹)

فِکرِ اولاد میں گریہ وزاری

سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دائیں بائیں کچھ لوگوں کو مُلاحظہ فرمایا، جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی دائیں جانب دیکھتے تو ہنس پڑتے ہیں اور جب بائیں جانب دیکھتے تو رو پڑتے ہیں۔ حضرتِ جِبْرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرْض کِیا: اِن کے دائیں اور بائیں جانِب جو یہ صُورتیں ہیں یہ اِن کی اَوْلاد ہیں، دائیں جانِب والے جَنَّتی ہیں اور بائیں جانِب والے جَہَنَّمی ہیں۔(11)

فرمایا کہ پھر مجھے دُوسرے آسمان پر لے جایا گیا، جِبْرائیلِ اَمِیْن نے دروازہ کھٹکھٹایا، پُوچھا گیا کہ آپ کون ہیں؟ اُنہوں نے کہا: جِبْرائیل ہوں، پُوچھا: تمہارے ساتھ کون ہیں؟ کہا: یہ حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، پُوچھا: کیا اِنہیں بُلایا گیا ہے؟ کہا ہاں اِنہیں بُلایا گیا ہے، حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا پھر ہمارے لئے دروازہ کھول دِیا گیا اور وہاں دو خالہ زاد بھائیوں حضرت عیسیٰ بن مریم اور حضرت یحییٰ بن زکریّا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے میری مُلاقات ہوئی، اُن دونوں نے مجھے مَرْحَبا کہا اور دُعا دی، پھر

11...صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب کیف فرضت...الخ، ص۱۶۱، الحدیث: ۳۴۹.

ہمیں تیسرے آسمان پر لے جایا گیا، جِبْرائیل نے دروازے پر دستک دی، آواز آئی آپ کون ہیں؟ کہا: جِبْرائیل ہوں، پُوچھا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: یہ حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، پُوچھا گیا: کیا اِنہیں بُلایا گیا ہے؟ کہا ہاں اِنہیں بُلایا گیا ہے۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا پھر ہمارے لئے دروازہ کھول دِیا گیا اور وہاں میری مُلاقات حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سے ہوئی جنہیں حُسن کا آدھا حِصّہ عطا کِیا گیا ہے۔ اُنہوں نے مجھے مَرْحَبا کہا اور دُعا دی، پھر مجھے چوتھے آسمان پر لے جایا گیا، جِبْرائیل نے آسمان کا دروازے پر دستک دی، پُوچھا گیا: کون ہے؟ کہا: جِبْرائیل ہوں، پُوچھا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: یہ حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، پُوچھا: کیا اِنہیں بُلایا گیا ہے؟ کہا: ہاں بُلایا گیا ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پھر ہمارے لئے دروازہ کھول دِیا گیا تو میری مُلاقات حضرت اِدْرِیس عَلَیْہِ السَّلَام سے ہوئی اُنہوں نے مجھے مَرْحَبا کہا اور دُعا دی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت اِدْرِیس عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں فرمایا ہم نے ان کو بُلند مَقام عطا فرمایا ہے۔ پھر مجھے پانچویں آسمان کی طرف لے جایا گیا جِبْرائیل نے دروازے پر دستک دی، پُوچھا گیا: کون ہے؟ کہا: جِبْرائیل ہوں، پُوچھا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: یہ حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، پُوچھا: کیا اِنہیں بُلایا گیا ہے؟ کہا: ہاں بُلایا گیا ہے۔ حُضُورِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پھر ہمارے لئے آسمان کا دروازہ کھول دِیا گیا اور حضرت ہارُون عَلَیْہِ السَّلَام سے میری مُلاقات ہوئی اُنہوں نے مجھے مَرْحَبا کہا اور دُعا دی، پھر مجھے چھٹے آسمان پر لے جایا گیا، جِبْرائیل نے دروازہ کھٹکھٹایا تو پُوچھا گیا: کون ہے؟ اُنہوں نے کہا میں جِبْرائیل ہوں، پُوچھا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا یہ حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، پُوچھا: کیا اِنہیں بُلایا گیا ہے؟ کہا: ہاں بُلایا گیا ہے۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا پھر ہمارے لئے دروازہ کھول دِیا گیا اور میری مُلاقات حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے ہوئی، اُنہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور دُعا دی پھر مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا

گیا، جِبْرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے دروازہ کھٹکھٹایا، پُوچھا گیا: کون ہے؟ کہا: میں جِبْرائیل ہوں، پُوچھا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: یہ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، پُوچھا: کیا اِنہیں بُلایا گیا ہے؟ اُنہوں نے کہا ہاں اِنہیں بُلایا گیا ہے پھر ہمارے لئے دروازہ کھول دِیا گیا، اور حضرت اِبْرَاہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے میری مُلاقات ہوئی، جو بَیْتُ الْمَعْمُور (یعنی فرشتوں کا قبلہ جو آسمان میں ہے اور خانہ کعبہ کے بالکل اوپر ہے، اس) سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور اس بَیْتُ الْمَعْمُور میں ہر روز سَتّر (70) ہزار فِرِشْتے جاتے ہیں اور جو فِرِشتہ ایک بار ہو آئے اُس کو دوبارہ موقع نہیں مِلتا۔[1] حضرتِ جِبْرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے (حضرت اِبْرَاہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے) عَرْض کیا: یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والِد ہیں، اِنہیں سَلام کہئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سَلام کہا، اُنہوں نے سَلام کا جواب دِیا، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خُوش آمدید کرتے ہوئے کہا: ”مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ یعنی صالِحْ بیٹے اور صالِحْ نبی کو خُوش آمدید۔“[2]

ساتویں آسمان پر حضرتِ اِبْرَاہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے مُلاقات فرمانے کے بعد سَیِّدِ وَالا تَبار، دوعالَم کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی کے پاس تَشْرِیف لائے۔[3] یہ ایک نُورانی بیری کا درخت ہے، جس کی جڑ چھٹے آسمان پر اور شاخیں ساتویں آسمان کے اُوپر ہیں،[4] اُس کے پھل مَقامِ ہجر کے مٹکوں کی طرح بڑے بڑے اور پتّے ہاتھی کے کانوں کی طرح ہیں۔ حضرتِ جِبْرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرْض کیا: یہ سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1...مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللّٰہ...الخ، ص۹۷، حدیث ۲۵۹
2...صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ص۹۷۷، الحدیث: ۳۸۸۷.
3...صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ص۹۷۶، الحدیث: ۳۸۸۷.
4...مراۃ المناجیح، معراج کا بیان، پہلی فصل، ۸/۱۴۳.

وَسَلَّمَ نے یہاں چار نہریں مُلاحظہ فرمائیں جو سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی کی جڑ سے نکلتی تھیں، اُن میں سے دو تو ظاہِر تھیں اور دو خُفْیَہ (پوشیدہ)۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: اے جِبْرائیل! یہ نہریں کیسی ہیں؟ عَرْض کیا: خُفْیَہ نہریں تو جنَّت کی ہیں اور ظاہِری نہریں نِیْل اور فُرات ہیں۔ (1)

مَقامِ مُسْتَوٰی

جب پیارے آقا، میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی سے آگے بڑھے تو حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام وہیں ٹھہر گئے اور آگے جانے سے مَعْذِرَت خواہ ہُوئے۔ (2) شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ بعض رِوایتوں میں آیا ہے کہ سَیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جبْرِیْلِ اَمِیْن عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: اگر تمہاری کوئی حاجَت ہے تو مجھ سے عَرْض کرو، میں اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کردوں گا۔ حضرت جِبْرِیْلِ اَمِیْن عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرْض کیا: بارگاہِ الٰہی میں میری یہ تمنّا(Wish) بیان کردیجئے گا کہ وہ روزِ قِیامت میرے بازُوؤں کو اَور بھی زِیادہ کُشادہ فرمادے تاکہ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت کو اپنے بازُوؤں کے ذَرِیعے پُلِ صِراط سے گُزار سکوں۔ (مدارِجُ النبوۃ، ۱/۱۶۴)

اَعْلٰی حضرت، اِمامِ اَہلسُنَّت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

اَہْلِ صِراط رُوحِ اَمِیْں کو خَبَر کریں جاتی ہے اُمَّتِ نَبَوِی فَرْش پر کریں

ایک دُوسرے مَقام پر اِس سے بھی بڑھ کر فرمایا:

1...صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ص۹۷۶، الحدیث: ۳۸۸۷.
وصحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء...الخ، ص۸۱، الحدیث: ۱۶۴.

2...المواھب اللدنیۃ، المقصد الخامس، ۲/۳۸۱.

پُل سے اُتارو راہ گُزر کو خَبَر نہ ہو جِبْرِیْل پَر بچھائیں تو پَر کو خَبَر نہ ہو

پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (تنہا) آگے بڑھے اور بُلندی کی طرف سَفَر فرماتے ہوئے ایک مَقام پر تَشْرِیف لائے، جسے مُسْتَوٰی کہا جاتا ہے، یہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قلموں کی چَرچَراہٹ سَماعَت فرمائی۔[1] یہ وہ قَلَم تھے جِن سے فِرِشتے روزانہ کے اَحْکامِ الٰہِیہ لکھتے ہیں اور لَوحِ مَحْفُوظ سے ایک سال کے واقعات الگ الگ صحیفوں میں نَقْل کرتے ہیں اور پھر یہ صحیفے شَعْبَان کی پَندرہْویں شَب مُتَعَلِّق حُکَّام فِرِشتوں کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں۔[2]

عرشِ عُلٰی سے بھی اُوپر

پھر مُسْتَوٰی سے آگے بڑھے تو عَرْش آیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس سے بھی اُوپر تَشْرِیف لائے اور پھر وہاں پہنچے جہاں خُود "کہاں" اور "کب" بھی ختم ہو چکے تھے، کیونکہ یہ اَلْفاظ جگہ اور زمانے کے لئے بولے جاتے ہیں اور جہاں ہمارے حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَونَق اَفْرُوز ہوئے وہاں جگہ تھی نہ زمانہ۔ اِسی وجہ سے اُسے لَامَکاں کہا جاتا ہے۔

سُراغِ اَیْن و مَتٰی کہاں تھا، نِشَانِ کَیف و اِلٰی کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگِ منزِل نہ مَرحلے تھے[3]

اَیْن: کہاں۔ **مَتٰی:** کب۔ **کَیف:** کیسے۔ **اِلٰی:** کہاں تک۔ **سنگِ منزِل:** پتھر کا وہ نشان جو منزل کا پتہ دیتا ہے۔

1... صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب کیف فرضت... الخ، ص ۱۶۱، الحدیث: ۳۴۹.
2... مراٰۃ المناجیح، مِعْراج کا بیان، پہلی فصل، ۸/ ۱۵۵.
3... حدائقِ بخشش، حصّہ اوّل، ص ۲۳۵.

شعر کی وضاحت: شبِ معراج، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہاں گئے؟ کب گئے؟ کیسے گئے؟ کہاں تک گئے؟ ان سُوالات کا جواب کوئی کیا بتائے، کیونکہ جہاں محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شبِ معراج پہنچے، وہاں کب اور کہاں کا تصور بھی نہیں، کیسے اور کہاں کا نشان نہیں، کوئی آپ کے ساتھ نہیں، نہ کوئی منزل کا نشاں، یہ ساری باتیں وہاں سے تعلق رکھتی ہیں، جو عالَم ہی کچھ اور تھا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت نے اپنے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وہ قُربِ خاص عطا فرمایا کہ نہ کسی کو مِلا نہ مِلے۔ چُنانچہ پارہ 27، سُوْرَۃُ النَّجْم کی آیت نمبر 8،9،10 میں اِرْشادِ خُداوندی ہے:

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۙ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۚ﴿۹﴾ فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی ؕ﴿۱۰﴾

(پ۲۷، النجم:۸، ۹، ۱۰)

ترجمہ کنزُالعِرفان: پھر وہ جلوہ قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیا۔ تو دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ پھر اس نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو اس نے وحی فرمائی۔

عاشقِ ماہِ رسالت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ قصیدۂ مِعْراجیہ میں اُن مبارک گھڑیوں کے بارے میں لکھتے ہیں، کہ جس گھڑی پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قربِ خاص عطا فرمایا گیا، اُس وقت کیا سماں تھا، لکھتے ہیں:

؎ بڑھ اے مُحَمَّد، قریں ہو احمد، قریب آ سرورِ مُمَجَّد
نِثار جاؤں یہ کیا ندا تھی، یہ کیا سَماں تھا، یہ کیا مزے تھے

؎ تَبَارَکَ اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی

کہیں تو وہ جوشِ لَنْ تَرَانی کہیں تقاضے وِصال کے تھے
خِرَد سے کہدو کہ سر جُھکا لے گُماں سے گُزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جِہَت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے
اُدھر سے پیہم تقاضے آنا اِدھر تھا مُشکل قدم بڑھانا
جلال و ہیبت کا سامنا تھا جمال و رَحْمت اُبھارتے تھے
بڑھے تو لیکن جھجھکتے ڈرتے حیا سے جھکتے ادب سے رُکتے
جو قرب انھیں کی رَوِش پہ رکھتے تو لاکھوں منزل کے فاصلے تھے
وہی ہے اوّل وہی ہے آخِر وہی ہے باطِن وہی ہے ظاہِر
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے

سلامِ رضا میں ہے:

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

سورۂ نَجْم میں ارشاد ہوتا ہے:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ (پ ۲۷، النجم: ۱۷)

ترجمہ کنزُالعِرفان: آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی

حضرت اِمام جَعْفَر صادِق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی یہ وحی بے واسطہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حَبِیْب کے درمیان کوئی واسطہ نہ تھا اور یہ خُدا

اور رَسُول کے درمیان کے اَسرار ہیں جن پر اُن کے سِوا کسی کو اطلاع نہیں۔[1]

(راز کی باتوں کے عِلاوہ) اللہ پاک نے اپنے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِرْشاد فرمایا کہ جِبْرِیْلِ اَمِیْن کی وہ حاجت جس کے بارے میں تم سے عَرْض کِیا تھا وہ کیا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے عَرْض کِیا: اے اللہ پاک تُو اُسے خُوب جانتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے مَحْبُوب! میں نے اس کی حاجت قَبُول فرمائی لیکن اُن لوگوں کے حق میں جو تم سے مَحبَّت کرتے، تمہیں دوست رکھتے اور تمہاری صحبت میں رہتے ہیں۔ (مدارِجُ النبوّۃ، ۱/۱۶۹)

حُضُورِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ پاک نے مجھ پر ایک دن اور رات میں پچاس (50) نمازیں فَرْض کیں، جب میں حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچا تو اُنہوں نے کہا: آپ کے رَبّ کریم نے آپ کی اُمَّت پر کیا فَرْض کِیا ہے؟ میں نے کہا: ہر دن رات میں پچاس (50) نمازیں فَرْض فرمائی ہیں۔ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اپنے رَبّ کریم کے پاس جا کر تَخْفِیف (کمی) کا سُوال کیجئے، کیونکہ آپ کی اُمَّت پچاس نمازیں نہ پڑھ سکے گی، میں بنی اِسْرائیل کو آزما چُکا ہوں، (پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا) میں اپنے رَبّ کریم کے پاس لَوٹ کر گیا اور عَرْض کی: اے میرے رَبّ کریم! میری اُمَّت پر کچھ تَخْفِیف فرما، اللہ پاک نے پانچ نمازیں کم کر دیں، میں مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچا اور کہا کہ اللہ پاک نے پانچ نمازیں کم کر دی ہیں۔ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا آپ کی اُمَّت اِتنی نمازیں بھی نہ پڑھ سکے گی جائیے اور جا کر مزید کمی کا سُوال کیجئے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس سے اللہ پاک کی بارگاہ میں جانے آنے کا سِلْسِلَہ جاری رہا (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے ہر بار نمازوں میں کچھ تَخْفِیف ہو جاتی مگر اس کے باوُجُود حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام مزید کمی

1 ...خزائن العرفان، پ۲۷، النجم: ۱۰

کروانے کے لئے مجھے دوبارہ اللہ پاک کی بارگاہ میں بھیجتے رہے) حتّٰی کہ (جب صِرف پانچ نمازیں رہ گئیں) اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے فرمایا: اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! دن اور رات کی یہ پانچ نمازیں ہیں اور اِن میں سے ہر نماز کا دس گُنا اَجر ملے گا لہٰذا (اَجر و ثواب کے اِعْتِبار سے) یہ پچاس نمازیں ہو جائیں گی، اور (مَزید فَضْل و کَرَم یہ ہے کہ) جو شَخْص نیک کام کی نِیّت کرے پھر وہ نیک کام نہ کر پائے تو اُس کے لئے (صِرف اچھی نیّت کی وجہ سے) ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور اگر وہ اُس نیکی کو کر گُزرے تو دس (10) نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو شَخْص بُرے کام کا قَصد کرے اور وہ بُرا کام نہ کرے تو اُس کے نامۂ اَعْمال میں (بُری نیّت کے جُرم میں) کوئی گُناہ نہیں لکھا جائے گا۔ البتّہ اگر وہ بُرا کام کر لے گا تو اب اُس کی ایک بُرائی لکھی جائے گی۔

اِس کے بعد رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ پھر میں حضرت مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچا اور اُن کو اِن اَحکام کی خَبَر دی تو اُنہوں نے اب کی بار بھی یہی کہا کہ اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس جا کر مزید تَخْفِیف کا سُوال کیجئے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں نے حضرت مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا کہ (نمازوں میں کمی کروانے کے لئے) میں اِتنی مرتبہ اپنے رَبّ کریم کی بارگاہ میں جا چُکا ہوں کہ اب (اِس کام کے لئے جانے میں) مجھے حَیا آتی ہے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللہ ...الخ، ص۹۷، حدیث ۲۵۹)

قرآنِ پاک کے پندرہویں پارے میں سورۂ بنی اِسْرَائیل کی پہلی آیت میں اللہ پاک نے اپنے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِس سَفَرِ مِعْراج کے اِبْتِدائی حِصّے کا تَذْکِرہ کرتے ہوئے اِرْشاد فرمایا:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

ترجمہ کنزُالعِرفان: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے کچھ حصے میں

مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔ (پ۱۵،بنی اسرائیل:۱)

یاد رہے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے،شَبِ اَسْرٰی کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سَفَرِ مِعْراج مسجدِ حرام سے شروع ہو کر مسجدِ اَقْصٰی پر ختم نہیں ہوا تھا بلکہ قُرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ نبیِ کریم ،رَءُوْفٌ رَّحِیْم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مِعْراج شریف کی رات نہ صِرْف ساتوں آسمانوں کی سَیْر فرمائی بلکہ اس سے بھی وراءُ الوَرَاء(بہت آگے) جہاں تک اللہ پاک نے چاہاتَشْرِیْف لے گئے۔ چُنانچہ

اَعْلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنَّت، مجدّدِ دِیْن و مِلّت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ شریف میں شرح ہمزیہ کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں:جب حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دولتِ کلام عطا ہوئی، ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ویسی ہی شَبِ اَسراء ملی اور زِیادتِ قُرْب (قُرْبِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کی زیادتی)اور چَشْمِ سَر (سَر کی آنکھ) سے دِیدارِ اِلٰہی اِس کے عِلاوہ۔اور بھلا کہاں کوہِ طُور جس پر حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے مُناجات ہوئی اور کہاں مَافَوْقُ العَرْش (عَرْش سے بھی اوپر) جہاں ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کلام ہُوا۔

اِسی کِتاب کے حوالے سے مَزِید فرماتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے جِسْمِ پاک کے ساتھ بیداری میں شَبِ اِسْرَاء (مِعْراج کی رات) آسمانوں تک تَرَقِّی فرمائی ، پھر سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی ، پھر مَقامِ مُسْتَوٰی، پھر عَرْش ورَفْرَف و دِیدارِ (الٰہی) تک۔ (فتاویٰ رضویہ،۳۰/۶۴۶)

البتّہ آیتِ مُبارکہ میں جس حِصّۂ مِعْراج کابیان کیا گیاصِرْف وہی حِصّہ بھی بذاتِ خُود نہایت ہی حیرت انگیز مُعْجِزہ ہے کیونکہ مسجدِ حرام اور مسجدِ اَقْصٰی کے درمیان اچّھا خاصا فاصلہ تھا، لہٰذا کسی عام شَخْص کا مسجدِ اَقْصٰی تک جانا اور پھر راتوں رات واپس بھی آجانا تو بہت دُور کی بات ہے ایک رات میں صِرْف یک طَرفہ فاصلہ طے کرنا بھی مُمْکن نہ تھا۔ جیسا کہ صاحبِ رُوحُ الْبَیَان حضرت علّامہ اِسْمٰعِیْل حَقِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

اللہِ القوِی فرماتے ہیں اَقْصٰی تک کا ذِکر اِس وجہ سے کیا گیا کہ اس زمانے میں مسجدِ اَقْصٰی سے دُور کوئی اَور مسجد نہ تھی، مَکَّۂ مُکَرَّمَہ سے سب سے زِیادہ دُور یہی مسجد تھی، مسجدِ حرام و مسجدِ اَقْصٰی کے درمیان ایک مہینے سے بھی زِیادہ مَسَافَت کا فاصلہ تھا۔(روح البیان، پ ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱، ۵/۱۱۴)

جِبْرِیْلِ اَمِیْن عَلَیْہِ السَّلَام کے نزدیک صِدِّیْق

حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب اللہ پاک کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مِعْراج کی رات سَیِّدُنا جِبْرِیْلِ اَمِیْن عَلَیْہِ السَّلَام سے اِرْشاد فرمایا: ”یَا جِبْرِیْلُ! اِنَّ قَوْمِیْ یَتَّھِمُوْنِیْ وَلَا یُصَدِّقُوْنِیْ، یعنی اے جِبْرِیْل! میری قَوم مجھ پر تہمت لگائے گی اور وہ میری تَصْدِیْق نہیں کرے گی۔“ حضرت سَیِّدُنا جِبْرِیْلِ اَمِیْن عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرْض کی: ”اِنِ اتَّھَمَكَ قَوْمُكَ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ یُصَدِّقُكَ وَھُوَ الصِّدِّیْق، یعنی اگر آپ کی قَوم آپ پر تہمت لگائے گی تو کیا ہوا ابو بکر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تو آپ کی تَصْدِیْق کریں گے کیونکہ وہ تو صِدِّیْق ہیں۔“

(المعجم الاوسط للطبرانی، الحدیث: ۷۱۷۳، ۱۴۸/۵، ج۵، ص ۲۲۶ ملخصاً)

چُنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب شَبِ مِعْراج کی صبح حَطِیْمِ کَعْبہ کے پاس کھڑے ہو کر ہمارے آقا و مولا، شَبِ اَسْرٰی کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں کے سامنے اِس سُہانی مِعْراج کا ذِکر کیا تو اہلِ ایمان کا ایمان تو اور مضبوط ہو گیا مگر مُنافقین و مُشْرِکین کے تو گویا پیروں تلے زمین نکل گئی کہ ایک رات میں اِتنا طویل سَفَر کیسے طے کر لیا۔ چُنانچہ،

آنکھیں مِیچ کر تَصْدِیْق کرنے والی ذات

مُشْرِکین دوڑتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیْق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: ”ھَلْ لَکَ اِلٰی صَاحِبِكَ یَزْعُمُ اَنَّهٗ اُسْرِیَ بِهِ اللَّیْلَةَ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِس؟ یعنی کیا آپ اس بات کی تَصْدِیْق کر

سکتے ہیں جو آپ کے دوست نے کہی ہے کہ اُنہوں نے راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اَقصٰی کی سَیر کی؟“
آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”اَوَ قَالَ ذٰلِكَ؟ کیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے واقعی یہ بیان فرمایا ہے؟“
اُنہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”لَئِنْ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَقَ یعنی اگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ اِرْشاد فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے۔ اُنہوں نے کہا: ”اَوَ تُصَدِّقُہٗ اَنَّہٗ ذَھَبَ اللَّیْلَۃَ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدَس وَ جَاءَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ؟ یعنی کیا آپ اس حیران کُن بات کی بھی تَصْدِیق کرتے ہیں کہ وہ آج رات بَیْتُ الْمُقَدَّس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آگئے؟“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”نَعَمْ! اِنِّیْ لَاُصَدِّقُہٗ فِیْمَا ھُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذٰلِكَ اُصَدِّقُہٗ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِیْ غَدْوَۃٍ اَوْ رَوْحَۃٍ جی ہاں! میں تو حُضُورِ اَکْرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آسمانی خبروں کی بھی صبح و شام تَصْدِیق کرتا ہوں۔ یقیناً وہ تو اس سے بھی زِیادہ حیران کُن اور تَعَجُّب والی باتیں ہوتی ہیں۔“ پس اِس واقعے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صِدِّیق مشہور ہوگئے۔ (المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر الاختلاف۔۔۔الخ، الحدیث: ۴۵۱۵، ج۴، ص۲۵)

بعض بد باطِن لوگوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِس عَظِیْم مُعْجِزے کو جھٹلانے کے لئے طرح طرح کے سُوالات کرنا شُروع کر دیئے۔ جیسا کہ،

حدیثِ پاک میں ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: قُرَیْشٌ تَسَاَلُنِیْ عَنْ مَسْرَایَ، قُرَیْش مجھ سے میرے سَفَرِ مِعْراج کے مُتَعَلِّق سُوالات کر رہے تھے۔ فَسَاَلَتْنِیْ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ بَیْتِ الْمَقْدَسِ لَمْ اُثْبِتْھَا، تو اُنہوں نے مجھ سے بَیْتُ الْمُقَدَّس کی ایسی چیزوں کے مُتَعَلِّق سُوالات کئے، جنہیں (غیر ضروری ہونے کی وجہ سے) میں نے یاد نہ رکھا تھا۔ فَکُرِبْتُ کُرْبَۃً مَا کُرِبْتُ مِثْلَہٗ قَطُّ، مجھے اس بات سے اِس قدر غم ہوا کہ اِس سے پہلے میں کبھی اِتنا غمگین نہ ہوا تھا، فَرَفَعَہُ اللہُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ مَا یَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُھُمْ بِہٖ، تو اللہ پاک نے بَیْتُ الْمُقَدَّس کو میری خاطِر اُٹھالیا اور

میں اُسے دیکھنے لگا، لہٰذا قُریش مجھ سے جس جس چیز کے بارے میں پوچھتے گئے، میں اُنہیں بتاتا گیا۔

(مسلم،کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللّٰہ...الخ، ص۱۰۶، حدیث۴۷۸)

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان مشرکینِ مکّہ کے اُن سُوالات کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ سُوالات بھی لَایَعْنِیْ (فُضول) تھے۔ مثلاً یہ کہ بَیْتُ الْمَقْدَس میں سُتُون کتنے ہیں، سِیڑھیاں کتنی ہیں، مِنبَر کِس طرف ہے اور ظاہِر ہے کہ یہ چیزیں تو بار بار دیکھنے پر بھی یاد نہیں رہتیں تو ایک بار دیکھنے پر یاد کیسے رہتیں۔ کُفّار نے کہا کہ عَرش و کُرسی کی باتیں جو آپ بیان کررہے ہیں، اُن کی تو ہم کو خبر نہیں، بَیْتُ الْمُقَدَّس ہم نے دیکھا ہوا ہے، وہاں کی نِشانیاں آپ ہم کو بتائیں اِسی لیے رَبّ کریم نے اس مِعْراج کے دو حِصّے کئے (ایک مسجدِ حرام سے) بَیْتُ الْمُقَدَّس تک، پھر (دوسرا) وہاں سے عَرش کے آگے تک تاکہ لوگ اس (پہلے) حِصّۂ مِعْراج کو بہت دلائل سے مَعْلُوم کرلیں۔[2] (لہٰذا جب بَیْتُ الْمُقَدَّس کی کَیْفِیَّت پوچھی گئی تو) نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کچھ تَرَدُّد (شک) ہوا، کیونکہ اگرچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بَیْتُ الْمُقَدَّس میں داخِل ہوئے تھے لیکن آپ نے اس کی کَیْفِیَّت کے مُتَعَلِّق گہری نظر نہیں فرمائی تھی، مزید بر آں وہ رات بھی تاریک تھی۔ اللہ تعالٰی نے حضرت جِبرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم فرمایا تو اُنہوں نے اپنے پَروں پر بَیْتُ الْمُقَدَّس کو اُٹھالیا اور مَکَّۂ مُکَرَّمہ میں حضرت عَقِیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر کے پاس رکھ دِیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے دیکھتے جاتے اور اُن کے سُوالوں کے جوابات دیتے جاتے۔ (یاد رہے کہ) بَیْتُ الْمُقَدَّس کو اُٹھا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ عالیہ میں حاضِر کیا جانا آپ کا مُعْجِزَہ ہے، جس طرح بِلْقِیس کا تَخْت (اُٹھا کر دَربار میں حاضِر کیا جانا) حضرت سُلَیمان

2...مرآۃ المناجیح،ج۸،ص۱۵۸

عَلَیْہِ السَّلَام کا معجزہ ہے۔(3)

بہرحال پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب بَیْتُ الْمُقَدَّس کے بارے میں مُشْرِکِیْنِ مکّہ کی طرف سے پوچھے گئے تمام سُوالات کے جوابات عطا فرما دیئے تو چونکہ وہ تو حُضُورِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِس عَظِیْم مُعْجِزے پر ایمان لانے کے بجائے اسے عَقْل کی کسوٹی پر پَرَکھ رہے تھے بلکہ اپنے بُغْض و عِناد کی وجہ سے اس عَظِیْمُ الشّان مُعْجِزے کو جُھوٹا ثابت کرنے پر کَمَر بَستہ تھے، لہٰذا بَیْتُ الْمُقَدَّس کی نِشانیاں پُوچھنے اور اِس پر مُنہ کی کھانے کے باوُجود بھی اپنی ہَٹ دھرمی سے باز نہ آئے اور اِمْتِحان کی غَرَض سے اس قافلہ کے بارے میں سُوال کرنے لگے جو مَکَّۂ مُکَرَّمہ سے تِجارت کی غَرَض سے شام کی جانِب گیا تھا۔ چُنانچہ

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنہیں بتایا کہ وہ قافلہ مکّہ شریف اور شام کے درمیان فُلاں جگہ پر مِلا تھا، اُس میں اِتنی تَعْداد میں پیدل آدمی ہیں اور اِتنے اُونٹ ہیں۔ اُنہوں نے پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سُوال کیا کہ وہ شام سے واپسی پر کس دن مَکَّۂ مُکَرَّمہ میں داخِل ہو گا، تو آپ نے اُنہیں جواباً اِرْشاد فرمایا کہ بدھ کے دن اس ماہ کی فُلاں تاریخ کو مَکَّۂ مُکَرَّمہ میں داخِل ہو گا، اس کے آگے آگے ایک خاکستری رنگ (راکھ کی طرح کا رنگ، Char.Coal Grey) کا اُونٹ ہو گا جس کے پالان (گدی) کے نیچے کا ٹاٹ سِیاہ (Black) ہو گا اور اُس پر دو (2) بورے لدے ہوں گے، نبیِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جس طرح فرمایا تھا، بالکل اُسی طرح ہوا، آپ کے معجزات کے ظُہُور پر مُشْرِکِیْن شَرْمِنْدہ ہو گئے لیکن ایمان نہ لائے۔(4)

3...سیرۃ سید الانبیاء، ص ۱۳۱

4...سیرۃ سید الانبیاء، ص ۱۳۱

شبِ معراج کے مشاہدات

شبِ معراج، حبیبِ کبریا، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کروڑوں عجائبات مُلاحظہ فرمائے، جنّت میں تشریف لے گئے، اپنے اُمّتیوں کے جنّتی محلات وغیرہ مُلاحظہ فرمائے، جہنّم کو دیکھا اور جہنّمیوں کے دردناک عذابات بھی دیکھے، پھر ان میں سے کچھ اپنی اُمّت کی ترغیب اور ترہیب کے لئے بیان فرما دیا تاکہ اُمّتی جہنّمیوں کے دردناک عذابات سُن کر نیک اور اچھے اعمال کے ذریعے جہنّم سے بچنے کی تدابیر کریں اور جنّت کی ناختم ہونے والی نعمتوں کا سُن کر اُمّتی ان نعمتوں کو پانے کے لئے کوشش کرے۔ آیئے! چند ایک واقعات و مشاہدات مختصراً سنتے ہیں: شبِ اسریٰ کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں نے شبِ معراج جنّت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا: "صَدَقے کا ثواب 10 گنا اور قرض کا ثواب 18 گنا ہے"، موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نما عالی شان خیمے (Tent) مُلاحظہ فرمائے جو کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمت کے امام اور مؤذِّنین (اذان دینے والوں) کے لئے ہیں، چند بلند و بالا محلات مُلاحظہ فرمائے جو کہ غصہ پینے والوں اور عفو و درگزر (یعنی معاف) کرنے والوں کے لئے ہیں، ریشم (خاص قسم کا کپڑا) کے پردوں سے سجا ہوا ایک محل مُلاحظہ فرمایا جو کہ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے ہے، جنّت کی سیر کے دوران حضرتِ سیدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قدموں کی آہٹ سماعت فرمائی، شبِ معراج جنّتی حُوروں نے بارگاہِ رسالت (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میں سلام پیش کیا، شبِ معراج ایک ایسے شخص کے پاس سے گزر ہوا جو عرش کے نور سے چھپا ہوا تھا، یہ وہ خوش نصیب تھا کہ دنیا میں جس کی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہتی تھی، اس کا دل مسجد میں لگا رہتا تھا، یہ کبھی اپنے والدین کو بُرا کہے جانے یا اُن کی بے عزتی کئے جانے کا سبب نہ بنا۔

شبِ معراج جو سزا کے انتہائی دردناک عذابات دیکھے اُن میں یہ بھی دیکھا کہ کچھ لوگوں کے

جبڑے کھولے جارہے تھے، اُن کا گوشت کاٹ کر خون کے ساتھ ہی اُنہی کے منہ میں دھکیلا جارہا تھا، یہ وہ بدنصیب تھے جو لوگوں کی غیبتیں کرتے تھے، لوگوں کے عیب تلاش کرتے تھے، معراج کی رات، سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کچھ ایسے لوگوں کو بھی دیکھا، جن کے پیٹ مکانوں کی طرح بڑے بڑے تھے اور ان کے پیٹ کے اندر سانپ باہر سے نظر آرہے تھے، یہ بدنصیب سُود خور تھے، شبِ معراج آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایسے لوگوں کے پاس تشریف لائے جن کے سر پتھروں سے کُچلے جارہے تھے یہ وہ بدنصیب تھے، جن کے سر نماز سے بوجھل ہوجاتے تھے، اُمت کے خُطباء اور اپنے کہے پر عمل نہ کرنے والوں اور قرآن پڑھ کر اُس پر عمل نہ کرنے والوں کو دیکھا کہ اُن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے مسلسل کاٹے جارہے تھے، معراج کی شب، دوزخ میں کچھ لوگوں کو آگ کی شاخوں کے ساتھ لٹکا ہوا دیکھا، یہ وہ بدنصیب تھے، جو دنیا میں والدین (یعنی ماں باپ) کو گالیاں دیتے تھے۔

کرلے توبہ...!!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا اِن عذابوں پر غور کیجئے اور پھر اپنی ناتُوانی وکمزوری کو دیکھئے، آہ! ہماری کمزوری کا حال تو یہ ہے کہ ہلکا سا سر درد یا بخار تڑپا کر رکھ دیتا ہے تو پھر آخرت کے یہ دردناک عذاب کیوں کر برداشت کئے جاسکتے ہیں، اس لئے ابھی وقت ہے ڈر جائیں اور جو فرض ہونے کے باوجود زکوۃ ادا نہیں کرتے فوراً سے پیشتر (پہلے) اس سے توبہ کریں اور جتنے سالوں کی زکوۃ باقی ہے، حِسَاب کرکے جلد از جلد ادا کردیں ورنہ اگر یہ موقع ہاتھ سے نکل گیا اور توبہ سے پہلے ہی موت نے آ لیا تو پھر موقع نہیں ملے گا۔

کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونا، ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر، مدنی انعامات پر عمل اور دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اعتکاف میں شرکت کرنا بھی ہے۔ ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا کہنے! اس ماہِ رحمت میں عبادت و تلاوت اور ذِکرو دُرُود کی کثرت کرکے اپنے نامۂ اعمال میں کثیر نیکیاں لکھوانے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ گُناہوں سے خُود کو بچانے اور دن رات نیکیوں میں بسر کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہِ رمضان کے اِعتکاف میں شرکت کی نہ صرف خود نیّت کریں بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں پر بھی اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی تیار کریں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتکاف کیا، اس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (جامع صغیر ص ۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

یا خدا ماہِ رمضاں کے صدقے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص136)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر سال ورنہ زِندگی میں کم اَز کم ایک بار تو پورے ماہِ رَمضانُ المبارک کا اِعتکاف کر ہی لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم خصوصاً رَمضان شریف میں عبادت کاخُوب اہتِمام فرمایا کرتے۔چُونکہ ماہِ رَمضان ہی میں شب ِقَدر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مُبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار پُورے ماہِ مبارَک کا اعتِکاف فرمایا اور یُوں بھی مسجِد میں رہنا بہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعتکِف کی تو کیا بات ہے کہ رِضائے اِلٰہی پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مَشاغِل سے فارِغ کرکے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے،"اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں، کیونکہ اس میں بندہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کیلئے مکمّل طور پر اپنے آپ کو اللہ پاک کی عبادت میں مصروف کردیتا ہے اور دُنیا کی ان تمام مصروفیات سے کنارہ کَش ہوجاتا ہے جو اللہ پاک کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتکِف کے تمام اَوقات حَقیقۃً یا حُکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔(کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے)اوراعتِکاف کا اَصل مقصد جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتکِف ان(فِرشتوں) سے مُشابہَت رکھتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اُسے بجالاتے ہیں اوران کے ساتھ مُشابہَت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ پاک کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔(فتاوی عالمگیری ج۱ص ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دَورانِ اِعْتکاف نیکیاں کرنے کے کس قدر مَواقع ملتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے تحت رَمَضانُ الْمُبارَک میں اعتکاف کے نظام کو مُنظّم کرنے کیلئے کئی **مجالس و ذِمّہ داران** کا باقاعدہ تقرُّر کیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دُنیا بھر کے مختلف مُمالک کی سینکڑوں مَساجِد میں پورے ماہِ رَمضانُ المبارک اور آخری عَشرہ میں اِجتِماعی اِعْتکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔اِن میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعتکِف ہوکر پنج وقتہ نماز باجماعت اَدا کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر نفل عبادات کی سعادت بھی پاتے ہیں، اس کے علاوہ اعتکاف میں وُضو و غسل، نماز و روزہ اور دیگر شرعی مسائل بھی سکھائے جاتے ہیں اور روزانہ 2

مدنی مُذاکروں کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے سُوالات کے دِلچسپ اور علم وحکمت سے بھرپُور جوابات سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ بھی ہاتھ آتا ہے۔ نیز کئی مُعْتَکِفِین رَمَضانُ المبارَک ختم ہونے پر چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تربیَت کے مَدَنی قافلوں کے مُسافِر بن جاتے ہیں۔ کئی خوش نصیب عاشقانِ رمضان مختلف مدنی کورسز مثلاً "**اِصلاحِ اعمال کورس، 12 مدنی کام کورس، فیضانِ نماز کورس، اِمامت کورس، مُدرس کورس، مدنی تربیتی کورس**" وغیرہ کرنے کی بھی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

نیکیوں کا تمہیں خوب جذبہ ملے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
بھائی گر چاہتے ہو "نمازیں پڑھوں" مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص640)

مدنی عطیات کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کی دُنیا بھر میں دُھوم دھام ہے، دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے کم و بیش **104 شعبہ جات** میں مدنی کام کر رہی ہے، صرف **جامعۃ المدینہ** (للبنین وللبنات)، **مدرسۃ المدینہ** (للبنین وللبنات) اور **مدنی چینل** کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں اربوں روپے میں ہیں۔ **جامعۃ المدینہ** کے ذریعے اب تک ہزاروں عُلمائے کرام تیار ہوئے اور اپنی خدمات کو مختلف شعبہ جات میں پیش کر کے دِینِ اسلام کی سربُلندی میں اپنا حصہ شامل کیے ہوئے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو بِلا معاوضہ تجوید و مخارج کے ساتھ درست تلاوتِ قراٰنِ کریم سکھانے کے لئے **مدرسۃ المدینہ بالغان** اور **مدرسۃ المدینہ بالغات** جبکہ مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم دینے کے لئے **مدرسۃ المدینہ للبنین** اور **مدرسۃ**

المدینہ للبنات قائم ہیں نیز جن مقامات پر قرآنِ کریم پڑھانے والے بآسانی دستیاب نہیں ہوتے وہاں کے لئے **مدرسۃ المدینہ آن لائن** کا بھی سلسلہ ہے۔ متعدد مدارسُ المدینہ میں مدنی مُنّوں کو قیام وطعام کی سہولت بھی دستیاب ہے۔ غیر رہائشی مدارس المدینہ میں 8 گھنٹے کا دورانیہ ہوتا ہے جبکہ 1 اور 2 گھنٹے کے جُزْوقتی (Part Time) مدارسُ المدینہ بھی اپنی مدنی بہاریں لُٹا رہے ہیں۔ **دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کیلئے زکوٰۃ، صدقات، مدنی عطیات** دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں، دوستوں پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر **مدنی عطیات** جمع کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ”فیضانِ مِعْراج“ کا تعارُف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس معجزے کا فیضان عام کرنے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیہ نے ایک کتاب بنام ”فیضانِ مِعْراج“ ترتیب دی۔ جس میں مکمل واقعۂ مِعْراج، اس کے مُتَعَلِّق آیاتِ مُبارَکہ، احادیثِ طَیِّبَہ اوران سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پھولوں سمیت واقعۂ مِعْراج میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُشاہَدات کا تذکِرہ بھی کِیا گیا ہے۔ اس کتاب کے مُطالعے سے عِشقِ رسول میں اِضافے کے ساتھ ساتھ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَعلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا۔ تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی التجاء ہے کہ اس کتاب کو ہدیۃً خرید فرما کر ضرور بالضرور اس کا مُطالَعَہ کیجئے۔ یہ کتاب دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاون لوڈ کی جا سکتی ہے۔ دعوتِ اسلامی کی مجلس تراجم کے تحت اس کتاب کا اُردو اور ہندی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد